© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ باتیں اَپنوں سے

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

مدارس عربیہ الحمدللہ دورِ نبوت میں آغاز ہونے والے 'صفہ' مدرسے کا تسلسل ہیں۔ 'صُفّہ' کے طلبہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جو براہِ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تھے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی نہیں بلکہ آپ کے اخلاق وعادات، طرزِ گفتگو، نشست وبرخاست، معاشرت، معاملات، گھریلو زندگی، دوستوں اور دشمنوں سے برتاؤ، امن اور جنگ، طرز جہاں بانی...... غرض ہر وہ شعبہ جو ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی سے متعلق ہے، کے بارے میں سیکھا، جانا اور اپنے دل ودماغ میں جذب کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃِ طیبہ کو کچھ اس طرح اپنی ذات میں سمویا کہ وہ اس کے سوا کچھ نہ جانتے تھے...... اور جاننا چاہتے بھی نہ تھے۔ بعد کے دور میں جب فتوحات بڑھ گئیں، ملک فتح ہونے لگے اور مفتوحہ ممالک کے تمدن، تعلیم اور معاشرت سے واسطہ پڑنے لگا تو اس دور میں بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے غیروں کی معاشرت کی طرف نگاہِ غلط انداز بھی نہ ڈالی...... اہل علم سے مخفی نہیں کہ جب قیصر وکسریٰ کی بادشاہتیں نابود ہوئیں اور یونانی علوم کی کتابوں سے بھرے صندوق مسلمانوں کے ہاتھ لگے، اور کچھ لوگوں نے چاہا کہ جانیں اِن صندوقوں میں بند علوم کیا ہیں؟ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع فرمادیا کہ قرآن وسنت کی موجودگی میں ان علوم کی طرف توجہ دی جائے...... اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ جب بابل ونینوا فتح ہوگئے...... ایک موقع پر صحابہ کرام جب دسترخوان پر کھانا کھارہے تھے، ایک صحابی سے کھانے کا لقمہ نیچے گر گیا اور انہوں نے وہ لُقمہ اٹھاکر صاف کر کے کھالیا...... تو کھانا کھلانے کی خدمت پر مامور عجمی غلاموں میں سے ایک غلام نے آگے بڑھ کر اُن صحابی سے کہا کہ آپ جس دِیار میں بیٹھے ہیں اس دیار میں ایسا کرنا معیوب خیال کیا جاتا ہے...... تو ان صحابی نے بغیر لگی لپٹی رکھے کہا کہ ''کیا میں اِن احمقوں کی وجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں؟!''

یوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے ہر ہر عمل اور آپ کی ہر ہر ادا کو محفوظ کیا اور پھر آگے نئی نسلوں تک اسی شکل وصورت کے ساتھ پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو اس کی کیفیت کیا تھی؟ وُضو فرمایا تو اَعضاء کو کتنی بار دھویا؟ وضو کے بعد آپ نے کیا عمل انجام دیا؟...... ہیئت، کیفیت اور کمیّت......

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنت کو ہر پہلو سے محفوظ کیا اور اسی طریقے پر آگے پہنچایا۔صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین کرام، علماء، فقہاء، محدثین اور مفسرین نے نبوت ورسالت کا پیغام من وعن امت تک پہنچایا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مدارس اور اہل مدارس بھی اس کارِ خیر کا تسلسل ہیں، اور وہ بھی اسلاف اور صحابہ کرام کے کردار کے امین و وارث ہیں، کہ جس طرح انہوں نے دین کو بتمامہ امت تک پہنچایا، اہل مدارس بھی اس بات کے پابند ہیں وہ دین کو اس میں کسی قسم کی پیوندکاری کے بغیر امت تک پہنچانے کا کردار نبھائیں۔

آج نئی روشنیوں کا دور دورہ ہے، نئے نئے تقاضے اُبھر کر سامنے آرہے ہیں، کچھ تقاضے اس طرح ہیں کہ دینی اَحکام اور نبوی تعلیمات میں ترمیم واضافہ کر کے انہیں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔کچھ شرعی حلیے والے افراد علماء کے پاس آکر کانوں میں شور ڈالتے ہیں کہ آپ فلاں معاملے میں گنجائش نکال لیں تو دین کی ترقی اور نشر واشاعت کے لیے بہت فائدہ مند ہوگا۔تجارت و معاملات میں کچھ جوازات فراہم ہو جائیں تو ''لوگ حرام سے بچ جائیں گے'' وغیرہ وغیرہ......ان کا مقصد دین کی راہ پر چلنا نہیں بلکہ دین کو اپنی راہ پر چلانا ہوتا ہے۔تجدّد کی آوازیں پہلے تو بے دین حلقوں سے اُبھر رہی تھیں اب ہمارے ہی بعض حلقوں سے اس طرح کی آوازیں اُٹھ رہی ہیں، جنہیں عضوا علیها بالنواجذ کا عملی مظاہرہ کرنا تھا وہی تجدد کا آوازہ بلند کرنے لگے ہیں، اہل علم کے بعض ایسے گھرانے جہاں سے کل تک امت کے افراد عزم وعزیمت اور استقامت کا سبق حاصل کرتے تھے آج خاکم بدہن وہاں سے روباہی وخود فراموشی کا سبق ملنے لگا ہے...... فیا للعجب...... فیا حسرتی!!!

یہ درست ہے کہ آج 'مدرسہ' کو چہار جانب سے خطرات کا سامنا ہے، مخالف ہواؤں کے لپکے چراغِ علم کو بجھا دینا چاہتے ہیں، مگر اہلِ مدرسہ کو کبھی نہ بھولنا چاہیے کہ انہیں کالقابض علی الجمر کا مظاہرہ کرنا ہے۔ہر لمحہ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہم پر دینِ حق کی حفاظت کا فریضہ عاید ہے۔ہم اس راہ کے سپاہی ہیں۔سپاہی کے لیے لازم ہے کہ اُسے جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اسے پورا کرنے میں اپنی تمام قوتوں کو کھپا دے۔آج فکر ونظر کا معرکہ برپا ہے، نئے نئے گمراہ کن نظریات سامنے آرہے ہیں، ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے انسانی ذہن کو کچھ اس طرح اپنے پیچھے لگالیا ہے کہ کوئی دوسری بات سوچنا محال ہوگیا ہے۔نفس چاہتا ہے کہ کچھ اس جدیدیت سے بھی متمتع ہوا جائے، دنیا والوں کی بھی کچھ رعایت ہو۔انہی اثرات کی بدولت آج 'مدرسہ' کی چار دیواری میں بعض ایسے امور بھی انجام پانے لگے ہیں کل تک جن پر ہمارے اَکابر سختی سے نکیر فرماتے رہے ہیں۔

علماء حق جو دین حق کی حفاظت پر مامور ہیں ان کا کارِ منصبی یہی ہے کہ وہ اس راہ میں ڈگمگائے بغیر اپنی ڈیوٹی انجام دیں......الامام الکبیر حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی، فقیہ النفس مولانا رشید اَحمد گنگوہی، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، شیخ الاسلام مولانا حسین اَحمد مدنی، حضرت العلام مولانا اَنور شاہ کاشمیری، حکیم الامت مولانا اَشرف

© rasailojaraid.com